شہری اور شہریت
(Citizen and Citizenship)

شہری کا مفہوم اور تعریف (Meaning and definition of Citizen)

شہری ایسے باشندے کو کہتے ہیں جو کسی ریاست میں مستقل طور پر رہ رہا ہو اور اسے ریاست کی طرف سے بغیر کسی امتیاز کے برابری کی بنیاد پر سیاسی، معاشرتی، معاشی اور دیگر حقوق حاصل ہوں۔ شہری کو حقوق کے بدلے متعدد فرائض بھی ادا کرنے ہوتے ہیں۔ اس طرح فرد کے حقوق ریاست کے فرائض اور ریاست کے حقوق فرد کے فرائض ہوتے ہیں۔

عام طور پر لوگ شہری سے مراد اُس فرد کو لیتے ہیں جو شہر میں رہتا ہو لیکن علم شہریت کی رُو سے شہروں اور دیہاتوں میں رہنے والے تمام افراد ریاست کے شہری شمار ہوتے ہیں۔ قدیم یونان میں ہر ریاست ایک شہر کے برابر تھی اور اسے شہری ریاست (City State) کہا جاتا تھا۔ قدیم یونان میں باشندوں کی دو اقسام تھیں: ''شہری اور غلام'' صرف شہری کو حقوق حاصل تھے، جب کہ غلام حقوق سے محروم تھے۔

ارسطو کے مطابق: ''کسی شہری ریاست کے سیاسی و عدالتی معاملات میں حصہ لینے والے فرد کو شہری کہتے ہیں۔''

شہری کا موجودہ تصور

ارسطو کی تعریف کو پیش نظر رکھیں تو یونانی دور کے غلاموں کو سیاسی و عدالتی معاملات میں حصہ لینے کی اجازت نہیں تھی، اس لیے وہ شہری شمار نہیں ہوتے تھے۔ ارسطو کی تعریف پر آج کی بڑی بڑی ریاستوں کے بہت سے باشندے پورے نہیں اترتے کیونکہ وہ براہِ راست حکومت کے سیاسی و عدالتی امور میں عمل دخل نہیں رکھتے۔ آج کل بالواسطہ طرزِ جمہوریت ہے۔ عوام کی نمائندگی کا حق جن افراد کو انتخابات کے ذریعے حاصل ہو جاتا ہے صرف وہی براہِ راست ملکی، سیاسی اور عدالتی امور کو چلاتے ہیں۔ بالواسطہ طرزِ جمہوریت نے کثیر آبادی کی ریاستوں کا نظام، عوام کی منشا کے مطابق چلانے کی سہولت پیدا کر دی ہے، اس لیے ہم آج کی ریاست کے تمام باشندوں کو شہری کہہ سکتے ہیں۔ آج تو ووٹ کا حق، جنس، دولت اور نسل وغیرہ کا لحاظ رکھے بغیر تمام شہریوں کو دیا جا رہا ہے۔ عورتیں اور محنت کش بھی اپنی مرضی سے ووٹ کا استعمال کر سکتے ہیں اور حکومت سازی میں حصہ لیتے ہیں۔ ہم شہری کی تعریف ان الفاظ میں کر سکتے ہیں:

''شہری ایسا ہر فرد ہے جو کسی ریاست کے احکام کی پیروی کرتا ہو، سیاسی شعور رکھتا ہو، ریاست اسے سیاسی، معاشرتی اور معاشی حقوق عطا کر رہی ہو نیز وہ اپنی ریاست سے محبت کرتا ہو اور اس کی بہتری کے لیے جذبات رکھتا ہو۔''

شہریت کا مفہوم (Meaning of Citizenship)

شہریت (Citizenship) فرد کی وہ قانونی حیثیت ہے جس کی بنیاد پر وہ سیاسی، معاشرتی اور معاشی حقوق حاصل کرتا ہے۔ ان حقوق کے بدلے وہ کچھ فرائض بھی ادا کرتا ہے۔ وہ بحیثیت شہری ریاست کی مدد سے ترقی کرتا ہے۔ وہ شہری کی حیثیت سے ریاست کی ترقی اور استحکام کے لیے کام کرتا ہے۔ جب ریاست کسی شہری کو حقوق دینے کا فیصلہ کرتی ہے تو ان حقوق کے تحفظ کی ذمہ داری بھی قبول کرتی ہے۔ شہریت کا حصول فرد کا حق ہے، جسے حاصل کرنے کے بعد وہ ریاست سے وابستہ ہو جاتا ہے۔ یہ وابستگی جذباتی نوعیت اختیار کر لیتی ہے۔ ریاست شہری کو اپنا حصہ بناتی ہے تو شہری بھی اس کی حفاظت کے لیے تن من دھن کی بازی لگانے کو تیار رہتا ہے۔ حقوق شہریت حب الوطنی کی بنیاد بنتے ہیں۔ ریاست اور شہری میں جو تعلق استوار ہوتا ہے اسے قانونی تحفظ مل جاتا ہے۔

اچھے شہری کی خوبیاں
(Qualities of Good Citizen)

اچھی شہریت مہذب معاشرے اور پرامن وخوشگوار ماحول کے لیے بنیاد فراہم کرتی ہے۔ فرد اور ریاست میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اگر شہری اچھے ہوں تو ریاست بھی اچھی پہچان رکھتی ہے۔ اچھے شہری کے حوالے سے متعدد خوبیاں گنوائی جاسکتی ہیں۔ لارڈ برائس نے تین بنیادی خوبیوں کا ذکر کیا ہے۔

1- ذہانت

آج کے جمہوری اداروں کی کامیابی کا دارومدار شہریوں کے رویے پر ہوتا ہے۔ شہری اپنے ووٹ کا استعمال صحیح طور پر کرتا ہے۔ اپنے حلقے سے بہتر نمائندے کا انتخاب عمل میں لاتا ہے۔ اپنے نمائندے سے اپنے علاقے کے مسائل کے حل کے لیے رابطے قائم رکھتا ہے اور اپنے حقوق کے حصول کے لیے سرگرم عمل رہتا ہے۔ ذہین اور باشعور شہریوں کی موجودگی میں برسراقتدار لوگ من مانی نہیں کرسکتے اور نہ شہریوں کے حقوق کو ان تک پہنچنے سے روک سکتے ہیں۔

2- ضبط نفس

شہری میں ضبط نفس کی خوبی جمہوریت کی کامیابی کے لیے بنیادی شرط ہے۔ لازم ہے کہ ہر شہری اپنی رائے سوچ سمجھ کر اختیار کرے۔ وہ اپنی رائے ترتیب دیتے وقت اپنی ذات اور خاندان پر ریاست اور قوم کے مفادات کو ترجیح دے۔ وہ اپنی رائے دوسروں پر ٹھونسنے کی بجائے ان کی آرا کا احترام کرے۔ ضبط نفس کو ہم رواداری کے معنوں میں بھی لے سکتے ہیں۔ رواداری دوسروں کے حقوق اور آرا کے احترام کا نام ہے۔

3- دیانت

ایک اچھا شہری اپنے فرائض دیانت داری سے ادا کرتا ہے۔ وہ دوسروں کے حقوق سلب نہیں کرتا اور نہ کسی کی جائیداد ہڑپ کرتا ہے۔ وہ حکومت کی طرف سے نافذ کیے گئے محصولات کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرتا۔ وہ خودغرضی سے کام نہیں لیتا اور دوسروں کی خوشیوں میں اپنی خوشی تلاش کرتا ہے۔ ایک اچھا شہری انفرادی بھلائی پر اجتماعی بھلائی کو ترجیح دیتا ہے۔ وہ اپنی ذمہ داریاں بخوبی نبھاتا ہے۔ جو بھی کام اس کے حصے میں آتا ہے، وہ اسے دیانت داری اور فرض شناسی کے ساتھ کرتا ہے۔ اپنے ذہن اور ضمیر پر کوئی بوجھ نہیں رکھتا۔

4- سیاسی ومعاشرتی شعور

اچھے شہری میں سیاسی ومعاشرتی معاملات کے بارے میں شعور وآگہی ہوتی ہے۔ وہ اپنے مسائل کو سمجھتا ہے۔ اپنی اور دوسروں کی ذمہ داریوں سے آگاہ ہوتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اس کا ووٹ قوم کی قسمت کا فیصلہ کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ وہ مقامی، قومی اور بین الاقوامی تنازعات کا ادراک رکھتا ہے۔ وہ اپنی ریاست کے مفادات کو اچھی طرح پہچانتا ہے۔ وہ علاقائی، نسلی، لسانی اور دیگر تعصبات سے بالاتر رہتے ہوئے اپنے فیصلے کرتا ہے۔ وہ نہ صرف خود بلکہ دوسروں کو بھی غیر جذباتی طور پر سوچنے اور فیصلوں پر پہنچنے کی تلقین کرتا ہے۔ اچھا شہری حکومت کی کارکردگی کا جائزہ لیتا رہتا ہے۔ برسراقتدار جماعت کے اچھے کاموں کی تعریف کرتا ہے اور غلط اقدام پر تنقید کرتا ہے۔ وہ تنقید برائے تنقید اور مخالفت برائے مخالفت کا قائل نہیں ہوتا۔ وہ علم وآگہی کی بنیاد پر کام کرتا ہے اور جذباتی فیصلوں سے گریز کرتا ہے۔ وہ سیاستدانوں کے خودغرضانہ مقاصد کی تکمیل میں معاون نہیں ہوتا۔ وہ قومی مفادات کے لیے دیگر مفادات کو قربان کرنے پر آمادہ رہتا ہے۔

5- وطن سے محبت

وطن سے محبت ایک فطری امر ہے۔ ہر اچھا انسان جس زمین کا اُگا ہوا کھاتا ہے اس سے محبت کرتا ہے۔ اپنے وطن کے ذرّے ذرّے سے اسے پیار ہوتا ہے۔ وہ وطن کی بہبود کے لیے کام کرتا ہے۔ اسے وطن کی وجہ سے تحفظ ملتا ہے۔ اس کے بدلے میں ضروری ہے کہ وہ وطن کی حفاظت کرے۔

6- وفاداریوں میں تناسب

ایک فرد ایک وقت میں کئی اداروں سے وابستہ ہوتا ہے اور ان سے مفادات حاصل کرتا ہے۔ خاندان، قبیلہ، سیاسی جماعت، مذہبی گروہ اور ریاست ایسے ہی ادارے ہیں۔ ان سب سے تعلق رکھنا اور ان سے وفاداری نبھانا ضروری ہے۔ اگر مختلف اداروں سے وفاداریوں میں ٹکراؤ پیدا ہو جائے تو اسے ایک پر دوسرے اداروں کو ترجیح دینا پڑتی ہے۔ اسے چاہیے کہ اپنی ذات پر اپنے خاندان کو، اپنے خاندان پر اپنی سیاسی جماعت کو اور اپنی سیاسی جماعت پر اپنی ریاست کو ترجیح دے۔ اس سے توقع کی جاتی ہے کہ عالمگیر انسانی برادری کو باقی سب اداروں پر ترجیح دے تا کہ انسانی قدروں کو فروغ حاصل ہو۔ وقت کا تقاضا ہے کہ دنیا بھر میں امن و آشتی قائم کرنے کے لیے اقوام ایک دوسرے سے تعاون کریں۔

7- قانون کا احترام

ایک اچھا شہری اپنی ریاست میں رائج قوانین کا احترام کرتا ہے۔ قوانین شہریوں کے تحفظ اور ترقی کے لیے بنائے جاتے ہیں۔ اچھا شہری قانون کے ہاتھوں کو مضبوط کرتا ہے۔ وہ قانون نافذ کرنے والے اداروں سے تعاون کرتا ہے۔ وہ دوسروں کو بھی قوانین پر عمل درآمد کرنے کی تلقین کرتا رہتا ہے۔ سماج دشمن عناصر کے خلاف مہم میں وہ انتظامیہ کا ساتھ دیتا ہے۔

8- ذمہ داری کا احساس

شہری کا کردار بڑا متنوع ہوتا ہے۔ اپنے خاندان، معاشرے اور ریاست کی طرف سے اس پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ وہ خاندان میں اپنے والدین اور بیوی بچوں کی ضروریات پوری کرنے کا پابند ہے۔ وہ دوسروں کے ہم رکاب ترقی کی طرف سفر کرتا ہے۔ اگر شہری میں احساسِ ذمہ داری موجود ہو تو وہ ملک اور معاشرے کے افراد کے لیے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

9- تعلیم یافتہ

علم کے بغیر انسان کو اچھے برے کی تمیز نہیں ہوتی۔ انسانوں میں اعلیٰ اقدار کے فروغ کے لیے تعلیم کا حصول بنیادی شرط ہے۔ تعلیم انسانوں کو ذمہ داریوں کا احساس بھی دلاتی ہے اور انھیں پورا کرنے میں بھی مدد دیتی ہے۔ وہ بدی کی راہوں کو ترک کر کے نیکیوں کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ روزمرہ ضرورتوں کی تکمیل، سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کا راز تعلیم میں ہی مضمر ہے۔ اچھے شہری تعلیم کے زیور سے خود بھی آراستہ ہوتے ہیں اور اپنی اولاد کو بھی تعلیم کے زیور سے سنوارتے ہیں۔ تعلیم انسانوں کو تعصبات اور تنگ نظری سے بچاتی ہے۔

10- صحت مند

اچھا شہری اپنی جسمانی اور ذہنی صحت کا خیال رکھتا ہے۔ وہ خود حفظانِ صحت کے اصولوں سے آشنا ہوتا ہے اور اپنے اہل خاندان کو بھی آگاہ کرتا ہے۔ وہ مناسب خوراک اور صحت بخش ماحول کی اہمیت جانتا ہے۔ وہ اپنے گھر اور خاندان کو ہی نہیں آس پاس کے ماحول کو بھی صاف ستھرا رکھتا ہے۔

11- خوداعتمادی

اچھا شہری پر اعتماد ہوتا ہے۔ وہ اپنے مسائل اور ان کے حل جانتا ہے۔ احساس کمتری میں مبتلا نہیں ہوتا۔ خوداعتمادی، تعلیم اور سیاسی شعور سے آتی ہے۔ محنت اور جستجو شہری کے اعتماد میں اضافہ کرتی ہے۔ وہ اپنی قابلیت وصلاحیت سے بھرپور کام لیتا ہے۔

شہریت کے حصول کے طریقے
(Methods of Acquiring Citizenship)

بنیادی طور پر کسی ریاست کی شہریت کے حقوق حاصل کرنے کے دو طریقے ہیں۔

1- پیدائشی طریقہ (By Birth)　　2- قومیت یافتہ (By Naturalization)

1- پیدائشی طریقہ (By Birth)

افراد کو عموماً پیدائش کی بنیاد پر شہریت کے حقوق دیے جاتے ہیں۔ پیدائش کے حوالے سے طریقہ کو تین ذیلی طریقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

i- والدین کی شہریت

والدین کی ریاست کے حقوق شہریت پیدا ہونے والے بچے کو ازخود مل جاتے ہیں۔ فرانسیسی والدین کے ہاں پیدا ہونے والا بچہ قدرتی طور پر فرانس کا پیدائشی شہری شمار ہوتا ہے۔ یہی اصول پاکستان، بھارت، اٹلی، جرمنی، ناروے، ڈنمارک اور سویڈن وغیرہ میں تسلیم کیا جاتا ہے۔ والدین امریکا بچے کی پیدائش کے وقت اپنے ملک میں رہائش پذیر ہوں یا کسی غیر ملک میں رہ رہے ہوں، بچے کو والدین کی ریاست کی شہریت مل جاتی ہے۔ اسے آبائی شہریت بھی کہتے ہیں۔

ii- جائے پیدائش کی شہریت

ارجنٹائن میں حقوق شہریت کی بنیاد جائے پیدائش کو مانا جاتا ہے۔ بچہ جس سرزمین پر پیدا ہوتا ہے ارجنٹائن کے قانون کے مطابق اسے اسی ریاست کا شہری سمجھا جاتا ہے۔ یعنی اگر ارجنٹائن کے والدین کے ہاں بچہ ارجنٹائن کے علاقے میں جنم لیتا ہے تو وہ ارجنٹائن کا شہری مانا جاتا ہے۔ اگر وہ کسی دوسرے ملک کی سرزمین پر پیدا ہوتا ہے تو ارجنٹائن کا قانون اسے اپنا شہری نہیں مانتا۔ اگر غیر ملکی والدین کے ہاں بچہ ارجنٹائن کے علاقے میں جنم لے تو وہ بچہ ارجنٹائن کے قانون کے مطابق ارجنٹائن کا شہری قرار پاتا ہے۔ جائے پیدائش کا یہ اصول محض ارجنٹائن تک محدود ہے۔ دنیا بھر کے ممالک پہلے طریقے یعنی والدین کی شہریت کے اصول کو مانتے ہیں۔

iii- دوہرا اصول

بعض ممالک اوپر دیے گئے دونوں طریقوں کو قبول کرتے ہیں۔ امریکا اور برطانیہ میں یہی اصول رائج ہے۔ برطانوی یا امریکی والدین کے ہاں بچہ امریکا کی سرزمین پر پیدا ہو یا کسی غیر ملک میں وہ امریکا کی شہریت کے پیدائشی حقوق پا لیتا ہے۔ اسی طرح امریکا یا برطانیہ کے علاقے میں کسی غیر ملکی جوڑے کے ہاں بچہ پیدا ہو تو اسے پیدائشی شہریت کے حقوق مل جاتے ہیں۔ برطانیہ اور امریکا آبائی شہریت اور جائے پیدائش کی شہریت کے دونوں اصولوں کو تسلیم کرتے ہیں۔

کبھی کبھی بڑی دلچسپ صورت حال جنم لے لیتی ہے۔ جب بچہ دوہری شہریت حاصل کر لیتا ہے مثلاً ارجنٹائن کی سرزمین پر امریکی

جوڑے کے ہاں بچے کی پیدائش ہو تو اس بچے کو دونوں ممالک اپنی شہریت کے پیدائشی حقوق دیتے ہیں۔ یوں دوہری شہریت بچے کو حاصل ہو جاتی ہے۔ دوہری شہریت (Double Citizenship) ہونے کی صورت میں بین الاقوامی قانون کے مطابق بچہ بڑا ہو کر دونوں میں سے جس ملک کا شہری بننا پسند کرتا ہے درخواست دے کر ایسا کر سکتا ہے۔ عملاً کوئی شہری بیک وقت دو ریاستوں کا پیدائشی شہری نہیں رہ سکتا۔ اسے دونوں میں سے ایک کو اختیار کرنا پڑتا ہے۔

2- قومیت یافتہ (By Naturalization)

اگر ایک ریاست کا پیدائشی شہری کسی دوسری ریاست کا شہری بننا چاہے تو ایسا ہو سکتا ہے۔ وہ درخواست دے کر نئی ریاست کی شہریت مانگ سکتا ہے۔ لازم ہے کہ یہ حق مانگنے کے لیے اس کے پاس مضبوط سبب موجود ہو۔ اگر درخواست پر غور کرنے کے بعد دوسری ریاست کسی فرد کو اپنا شہری بنانے پر متفق ہو جاتی ہے تو وہ فرد پیدائشی شہری نہیں مانا جاتا۔ وہ قومیت یافتہ شہری (Naturalized Citizen) کہلاتا ہے۔ وہ اسباب درج ذیل ہیں جن کی بنیاد پر دوسری ریاست کی شہریت کے حقوق حاصل کرنے کے لیے کوئی فرد درخواست دیتا ہے۔

i- طویل رہائش

اگر کوئی فرد اپنی آبائی ریاست کی سکونت چھوڑ کر کسی دوسری ریاست میں طویل عرصے تک رہائش پذیر رہتا ہے تو وہ اس ریاست کی حکومت سے حقوقِ شہریت کے لیے درخواست کر سکتا ہے۔ برطانیہ اور امریکا سمیت کئی ممالک میں کم از کم پانچ سال کی مسلسل رہائش کا اصول مانا جاتا ہے۔ پاکستان کے بہت سے شہری برطانیہ اور دیگر ممالک میں طویل عرصہ گزارنے کے بعد وہاں کی شہریت کے حقوق حاصل کر چکے ہیں۔

ii- الحاق

ایک ریاست کا کوئی حصہ کسی دوسری ریاست سے الحاق کر لیتا ہے اور اس کا جغرافیائی حصہ بن جاتا ہے تو اس علاقے میں رہنے والے افراد کو دوسری ریاست کی شہریت کے حقوق مل جاتے ہیں۔ اگر ریاست جموں و کشمیر میں استصوابِ رائے ہو اور عوام پاکستان سے الحاق کا فیصلہ کریں تو کشمیریوں کو پاکستان کے حقوقِ شہریت مل جائیں گے۔ الاسکا امریکا کی ایک ریاست ہے۔ الاسکا کو روس نے امریکا کے ہاتھوں فروخت کر دیا تھا۔ الاسکا کے باشندے اس خرید کے بعد خود بخود امریکا کے شہری مان لیے گئے۔

iii- غیر ملکی سے شادی

اگر ایک ملک کا شہری، چاہے عورت ہو یا مرد، اگر دوسرے ملک کے باشندے سے شادی کرلے تو وہ اپنے ازدواجی ساتھی کی ریاست کے حقوقِ شہریت کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ اگر کوئی خاتون کسی دوسرے ملک کے مرد سے شادی کر لیتی ہے تو وہ اپنے خاوند کے ملک کی شہری بن سکتی ہے۔ خاوند بھی اگر چاہے تو اپنی غیر ملکی بیوی کی ریاست کا شہری بننے کے لیے درخواست دے سکتا ہے۔

iv- سرکاری ملازمت

ایک ریاست کا شہری دوسری ریاست کا سرکاری ملازم ہو جائے تو سمجھا جاتا ہے کہ اس نے اپنی وفاداریاں تبدیل کر لی ہیں۔ وہ دوسری ریاست کو حقوقِ شہریت عطا کرنے کے لیے درخواست کر سکتا ہے۔ کینیڈا میں سرکاری ملازمت اختیار کرنے والوں کو شہریت حاصل کرنے میں سہولت ملتی ہے۔

v- جائیداد کی خرید

اگر ایک ریاست کا شہری کسی دوسری ریاست میں جا کر جائیداد خرید لے تو وہ دوسری ریاست سے حقوقِ شہریت کا مطالبہ کر سکتا ہے۔

جائیداد خریدنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ فرد نے اس ریاست میں اپنے قدم جما لیے ہیں۔اس کی دلچسپی کا یہ ثبوت بن جاتا ہے۔مغربی ممالک میں بے شمار ایشیائی باشندوں نے جائیداد کی خرید کی بنیاد پر وہاں کی شہریت حاصل کی ہوئی ہے۔

vi- تجارتی کاروبار

اگر ایک ملک کا باشندہ دوسرے ملک میں کاروبار کرتا ہے۔تجارت میں رقم لگاتا ہے اور سرمایہ کاری کے ذریعے اس ملک کی معیشت کے لیے معاون بنتا ہے تو وہ اگر چاہے تو اس ملک کی شہریت کے حقوق طلب کر سکتا ہے۔

vii- متبنیٰ بنانا

ایک ملک کا شہری کسی دوسرے ملک کے فرد کو اپنا متبنیٰ بنالے تو وہ اس کے لیے اپنے ملک کی شہریت کے حقوق مانگنے کے لیے درخواست دے سکتا ہے۔مثال کے طور پر کسی غیر ملکی کو کوئی پاکستانی شہری اپنا متبنیٰ بنالے اور عدالتی کارروائی کے بعد ضروری دستاویزات تیار کر کے ثبوت پیش کر دے تو غیر ملکی متبنیٰ کو پاکستان کی شہریت کے حقوق حاصل ہو جائیں گے۔

حقوقِ شہریت کا چھن جانا

(Loss of Citizenship)

اگر فرد کو ایک ریاست کے حقوقِ شہریت حاصل ہو سکتے ہیں تو دوسری جانب ان کا ضائع ہونا بھی ممکن ہوتا ہے۔حقوقِ شہریت سلب کیے جانے کے اسباب درج ذیل ہیں۔

1- طویل غیر حاضری

اگر کوئی شہری اپنی ریاست سے کسی دوسری ریاست میں رہائش اختیار کر لے اور لمبے عرصے تک اپنی آبائی ریاست سے رابطہ نہ رکھے تو اس کا اپنی ریاست سے تعلق ٹوٹ سکتا ہے۔آبائی ریاست کی حکومت اس کے حقوق سلب کر سکتی ہے۔جرمنی اور فرانس میں اگر کوئی شہری کسی دوسرے ملک میں دس سال تک رہائش پذیر رہے اور اپنے ملک سے کوئی واسطہ نہ رکھے تو اس کی شہریت کے حقوق ختم ہو سکتے ہیں۔

2- دوسری ریاست کی شہریت کا حصول

اگر ایک ریاست کا شہری کسی دوسری ریاست میں درخواست دے کر اس کے حقوق شہریت حاصل کر لیتا ہے تو اس کی پہلی ریاست کے حقوق ختم ہو جاتے ہیں۔عام طور پر ایک وقت میں وہ صرف ایک ہی ریاست کا شہری رہ سکتا ہے۔بعض ریاستوں کی جانب سے شہری کو دوہری شہریت کے حقوق بھی حاصل ہو سکتے ہیں۔کئی پاکستانیوں نے برطانیہ کی شہریت بھی حاصل کر رکھی ہے۔

3- سرمایہ کاری

کوئی شہری اپنی ریاست کی اجازت کے بغیر اگر کسی دوسرے ملک میں سرمایہ کاری کرتا ہے اور اپنی رہائش مستقل کر لیتا ہے تو اس کی آبائی ریاست اس کے حقوق شہریت سلب کر سکتی ہے۔

4- سرکاری ملازمت

اگر کوئی فرد اپنی آبائی ریاست کی اجازت کے بغیر کسی دوسری ریاست میں سرکاری اور خصوصاً فوجی ملازمت اختیار کر لیتا ہے تو ایسے فرد کی اپنی

ریاست کی شہریت کے حقوق چھن جاتے ہیں۔

5- غیر ملکی سے شادی

اگر کوئی مرد یا عورت کسی دوسری ریاست کے باشندے سے شادی کر لے تو وہ اس کی ریاست کی شہریت حاصل کر سکتا ہے۔ اسی طرح جب وہ دوسری ریاست کا شہری بنتا ہے تو اس کی آبائی ریاست کی شہریت سلب ہو سکتی ہے۔

6- سنگین جرائم

کوئی شہری کسی سنگین جرم کا ارتکاب کرے تو عدلیہ دوسری سزاؤں کے علاوہ اس کو حقوقِ شہریت سے بھی محروم کر سکتی ہے۔ اگر ریاست چاہے تو اسے اپنے علاقے سے نکل جانے کی سزا بھی دے سکتی ہے۔

7- فرار

اگر کوئی شہری اپنی ریاست میں کوئی جرم کر کے کسی دوسرے ملک میں فرار ہو جائے یا وہ بغیر سرکاری اجازت نامے کے اپنی ریاست کی حدود کو عبور کر جائے تو اسے سزا کے طور پر اپنی ریاست کے حقوقِ شہریت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

8- غیر ملکی اعزازات

اگر ایک ریاست کے شہری کو کوئی دوسری ریاست اپنے کسی اعزاز سے نوازے اور اس اقدام میں شہری کی ریاست کی مرضی شامل نہ ہو تو ایسے فرد کو وہ ریاست اپنی شہریت سے محروم کر سکتی ہے۔

9- الحاق یا فتح

کسی ریاست کے علاقے پر کوئی دوسری ریاست بزور طاقت قبضہ کر لے یا اس علاقہ کا الحاق دوسری ریاست سے ہو جائے تو وہاں رہنے والے تمام افراد نئی ریاست کی شہریت کے حقوق حاصل کر لیتے ہیں۔

شہریوں کے حقوق

(Rights of Citizens)

حقوق کا مفہوم (Meaning of Rights)

مل جل کر رہنا انسان کی فطرت میں ہے۔ انسان اکٹھے رہتے ہیں تو فوائد کے ساتھ ساتھ انہیں باہمی تنازعات کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ خوش حال اور محفوظ زندگی گزارنے کے لیے انسانوں نے ریاست تخلیق کی ہے۔ ریاست افراد پر پابندیاں عائد کرتی ہے جو قوانین کہلاتے ہیں۔ بہت سی ذمہ داریاں بھی انسانوں کو اٹھانا پڑتی ہیں۔ ان ذمہ داریوں کے بدلے انہیں بہت سی سہولتیں حاصل ہوتی ہیں۔ ریاست اور دوسرے انسانوں کی طرف سے ملنے والی یہ سہولتیں حقوق کہلاتی ہیں۔ حقوق، آزادی مہیا کرتے ہیں اور اس آزادی کی حفاظت ریاست کرتی ہے۔ حقوق اور آزادی انسانی صلاحیتوں کو ابھارتی ہے۔ وہ اپنے آپ کو محفوظ اور مطمئن محسوس کرتے ہیں۔ حقوق کو ریاست قبول کرتی ہے اور ان کی حفاظت کرتی ہے۔ جمہوریت اور حقوق کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جدید دور کی ہر ریاست میں حقوق پر بڑا زور دیا جاتا ہے۔ آئین ساز، آئین بناتے وقت حقوق کی فہرست آئین میں شامل کرتے ہیں۔ آئین کے ذریعے حقوق کی حفاظت کا عدالتوں کے ذریعے خصوصی بندوبست کیا جاتا ہے۔

حقوق کی تعریف (Definition of Rights)

مختلف مفکرین نے حقوق کی تعریف کی ہے، جس کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے:

☆ ہاب ہاؤس (Hobhouse)

''حقوق وہ توقعات ہیں جو ہم دوسروں سے اور دوسرے ہم سے کرتے ہیں۔''

☆ ٹی۔ایچ۔گرین (T.H.Green)

''افراد کی زندگی اور شخصیت کی تکمیل حقوق سے ہوتی ہے۔''

☆ ارسطو (Aristotle)

''سماجی زندگی کی ان شرائط کو حقوق کہتے ہیں جن کے بغیر کوئی فرد اپنی زندگی کی تکمیل نہیں کر سکتا۔''

☆ ہالینڈ (Holland)

''حق کسی فرد کی اس صلاحیت کو کہتے ہیں جس کے ذریعے وہ دوسروں کے افعال پر اپنی ذاتی قوت کی بجائے معاشرے کی قوت یا رائے عامہ سے اثر انداز ہوتا ہے۔''

اقوامِ متحدہ کا انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ

(UN Declaration of Human Rights)

اقوامِ متحدہ 24 اکتوبر 1945ء کو معرضِ وجود میں آئی۔ اقوامِ متحدہ نے رکن ممالک کو کہا کہ وہ اپنے افراد کو بنیادی حقوق اور سہولیات فراہم کریں۔ اقوامِ متحدہ کا ہر رکن ملک عہد کرتا ہے کہ وہ اپنی ریاست کے تمام افراد کو رنگ، نسل، مذہب یا کسی اور امتیاز کے بغیر برابر کی بنیاد پر شخصی حقوق عطا کرے گا تاکہ انسانیت کی تکریم اور امن کا قیام ممکن ہو سکے۔ اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 10 دسمبر 1948ء کو ''انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ'' منظور کر کے اس کا اعلانِ عام کیا۔

انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ کی دفعات:

1- تمام انسان آزاد اور حقوق وعزت کے اعتبار سے برابر پیدا ہوئے ہیں۔
2- کسی بھی شخص کے ساتھ نسل، رنگ، جنس، زبان، مذہب اور سیاسی تفریق نہیں کی جائے گی۔
3- ہر شخص کو اپنی جان، آزادی اور ذاتی تحفظ کا حق ہے۔
4- کوئی شخص غلام یا لونڈی بنا کر نہ رکھا جا سکے گا۔ غلامی اور بردہ فروشی، چاہے اس کی کوئی شکل بھی ہو، ممنوع قرار دی جائے گی۔
5- کسی شخص کو جسمانی اذیّت یا ظالمانہ اور انسانیت سوز سزا نہیں دی جائے گی۔
6- ہر شخص کا حق ہے کہ قانون اس کی شخصیت کو تسلیم کرے۔
7- قانون کی نظر میں سب برابر ہیں اور سب کسی تفریق کے بغیر، قانون کے اندر امان پانے کے برابر کے حق دار ہیں۔
8- ہر شخص کو عدالت کی طرف سے انصاف کے حصول کا حق ہوگا۔

9- ہر شخص کو محض حاکم کی مرضی پر گرفتار، نظر بند یا جلاوطن نہیں کیا جائے گا۔
10- ہر شخص کو یکساں طور پر حق حاصل ہے کہ وہ مقدمہ کی سماعت آزاد اور غیر جانب دار عدالت کے ذریعے کرائے۔
11- ہر شخص کو قانون کے مطابق عدالت میں اپنی صفائی پیش کرنے کا پورا موقع فراہم کیا جائے گا۔
12- ہر شخص کو حق حاصل ہوگا کہ اس کی شہرت کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔ وہ اپنی نجی زندگی اور خانگی زندگی اپنے طریقے سے گزارے۔
13- ہر شخص کو نقل و حرکت کرنے اور سکونت اختیار کرنے کی آزادی ہوگی نیز ملک سے باہر جانے اور ملک واپس آنے کا بھی حق ہوگا۔
14- ہر شخص کو ایذا رسانی سے، دوسرے ممالک میں پناہ ڈھونڈنے اور اگر پناہ مل جائے تو اس سے فائدہ اٹھانے کا حق ہوگا۔
15- ہر شخص کو قومیت کا حق حاصل ہوگا۔
16- ہر بالغ شخص کو نسلی اور مذہبی پابندی کے بغیر مرضی سے شادی کرنے، خاندان بنانے اور گھر بسانے کا حق ہوگا۔
17- ہر شخص کو جائیداد بنانے یا رکھنے کا حق ہوگا۔ اسے اس کی جائیداد سے محروم نہیں کیا جائے گا۔
18- ہر شخص کو آزادیٔ فکر، آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ مذہب کا پورا حق ہے۔ اس حق میں مذہب یا عقیدے کو تبدیل کرنے، عقیدے کی تبلیغ، عبادت اور مذہبی رسمیں ادا کرنے کی آزادی بھی شامل ہے۔
19- ہر شخص کو اظہارِ رائے کی آزادی کا حق حاصل ہے۔
20- ہر شخص کو پُرامن طریقے پر ملنے جُلنے، اور انجمنیں قائم کرنے کی آزادی کا حق ہے۔ اُسے کسی شخص کو کسی انجمن میں شامل ہونے کے لیے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔
21- ہر شخص کو اپنے ملک کی حکومت میں براہِ راست یا آزادانہ طور پر منتخب کیے ہوئے نمائندوں کے ذریعے حصہ لینے کا حق حاصل ہوگا۔ ہر شخص کو اپنے ملک میں سرکاری ملازمت حاصل کرنے کا برابر کا حق حاصل ہوگا۔
22- ہر شخص کو معاشرے کے رکن کی حیثیت سے معاشرتی تحفظ کا حق حاصل ہوگا نیز اُسے حق حاصل ہوگا کہ وہ بین الاقوامی تعاون سے ایسے اقتصادی، معاشرتی اور ثقافتی حقوق کو حاصل کرے، جو اس کی عزت اور شخصیت کی آزادانہ نشوونما کے لیے لازم ہیں۔
23- ہر شخص کو روزگار کے آزادانہ انتخاب، معقول مشاہرے نیز کسی تفریق کے بغیر مساوی کام کے لیے مساوی معاوضے کا حق ہوگا۔
24- ہر شخص کو آرام اور فرصت کا حق ہے، جس میں کام کے اوقات کی حد بندی اور تنخواہ کے علاوہ مقررہ وقفہ کے ساتھ تعطیلات بھی شامل ہیں۔
25- ہر شخص کو اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت اور فلاح و بہبود کے لیے مناسب معیارِ زندگی کا حق ہے۔
26- (الف) ہر شخص کو تعلیم کا حق ہے۔ تعلیم مفت ہوگی، کم سے کم ابتدائی اور بنیادی درجوں میں۔ فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کرنے کا عام انتظام کیا جائے گا اور قابلیت کی بنا پر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا سب کے لیے مساوی طور پر ممکن ہوگا۔

(ب) تعلیم کا مقصد انسانی شخصیت کی پوری نشوونما ہوگا اور وہ انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کے احترام میں اضافہ کرنے کا ذریعہ ہوگی۔ وہ تمام قوموں اور نسلی یا مذہبی گروہوں کے درمیان باہمی مفاہمت، رواداری اور دوستی کو ترقی دے گی اور امن کو برقرار رکھنے کے لیے اقوامِ متحدہ کی سرگرمیوں کو آگے بڑھائے گی۔

(ج) والدین کو اس بات کے انتخاب کا اولین حق ہے کہ ان کے بچوں کو کس قسم کی تعلیم دی جائے گی۔
27- ہر شخص کو قوم کی ثقافتی زندگی میں آزادانہ حصہ لینے، ادبیات سے مستفید ہونے اور سائنس کی ترقی اور اس کے فوائد میں شرکت کا حق

حاصل ہے۔

28- ہر شخص ایسے معاشرتی اور بین الاقوامی نظام میں شامل ہونے کا حق دار ہے، جس میں وہ تمام آزادیاں اور حقوق حاصل ہو سکیں جو اس اعلامیہ میں پیش کر دیے گئے ہیں۔

29- ہر شخص پر معاشرے کے حقوق ہیں۔ یہ حقوق اور آزادیاں کسی حالت میں بھی اقوامِ متحدہ کے مقاصد اور اصول کے خلاف عمل میں نہیں لائی جاسکتیں۔

30- اس اعلان کی کسی چیز سے کوئی ایسی بات مراد نہیں لی جاسکتی جس سے کسی ملک، گروہ یا شخص کو کسی ایسی سرگرمیوں میں مصروف ہونے یا کسی ایسے کام کو انجام دینے کا حق پیدا ہو جس کا منشا ان حقوق اور آزادیوں کی تخریب ہو جو یہاں پیش کی گئی ہیں۔

عالمی انسانی حقوق کے اعلامیہ کی اہمیت

☆ ہر سال 10 دسمبر کو اقوامِ متحدہ کے عالمی انسانی حقوق کے اعلامیہ کو یادگار کے طور پر منایا جاتا ہے۔ میڈیا پر اس کی اہمیت کے حوالے سے پروگرام پیش کیے جاتے ہیں۔

☆ انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی صورت میں اقوامِ متحدہ کے ادارے اس خلاف ورزی کا جائزہ لیتے ہیں۔ سفارشات مرتب کر کے متعلقہ فورم پر پیش کرتے ہیں۔ اقوامِ متحدہ انسانی حقوق کے علمبرداروں اور رضا کارانہ اداروں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل، ورلڈ واچ مانیٹر اور اسی طرح دیگر بہت سے ادارے اپنی سالانہ رپورٹیں شائع کرتے ہیں اور مختلف ممالک میں ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی نشان دہی کرتے ہیں۔

☆ انسانی حقوق کے منافی حرکات واقدامات کے بارے میں اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی اور سلامتی کونسل میں بھی بحث کی جاتی ہے اور متعلقہ ریاستوں کو اچھا رویہ اختیار کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ اقوامِ متحدہ اپنی قراردادوں کے ذریعے انسانی حقوق کی بازیابی کی کوششیں کرتی ہے۔

☆ انسانی حقوق اگر شہریوں کو بھرپور طور پر ملنے لگیں تو تہذیب اور ثقافت، جمہوریت، رآزادی اور مساوات کے اصولوں کی ترقی کے دروازے کھل جائیں گے۔ عالمی ادارے نے اس سمت میں بڑی مؤثر کارروائیاں کی ہیں۔ یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کے مستقل ارکان حقوق کے حوالے سے جو قراردادیں منظور کرتے ہیں، ان میں ان ارکان کے قومی مفادات بھی مضمر ہوتے ہیں۔ بعض اوقات وہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرنے والے ممالک سے متعلق چشم پوشی اختیار کر لیتے ہیں، جس کی وجہ سے انسانی حقوق کی مسلسل خلاف ورزیاں ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر بھارت کے مظالم پر وہ دھیان نہیں دے رہے جو وہ کشمیر سمیت کئی علاقوں میں روا رکھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح انھیں یہودیوں کے ہاتھوں فلسطینیوں پر ہونے والے مظالم نظر نہیں آتے۔ اگر اقوام متحدہ کے بنیادی حقوق کے اعلان کو بہت موثر اور کامیاب بنانا ہے تو بڑی قوتوں کو بلا امتیاز ہر ظالم کے خلاف اقدام اٹھانا ہوں گے۔

☆ کچھ ممالک میں تنوع کو مسائل درپیش ہیں، جس کی وجہ سے اقلیتی گروہ سے تعلق رکھنے والے افراد کو ثقافتی، نسلی اور مذہبی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسی صورت حال میں اقوامِ متحدہ کو اپنا فعال کردار ادا کرنا چاہیے، تاکہ رکن ممالک میں انسانی حقوق کی تکریم کو یقینی بنایا جاسکے۔

اسلامی ریاست میں شہریوں کے حقوق
(Rights of Citizens in Islamic State)

دینِ اسلام نے انسانی حقوق پر بہت زور دیا ہے۔ اسلامی ریاست شہریوں کے حقوق کے تحفظ کی ذمہ دار قرار دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی احادیث مبارکہ میں شہریوں کے حقوق کے حوالے سے بڑی واضح ہدایات فرمائی ہیں۔ فتح مکہ کے بعد آخری خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور پاک خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے واضح کیا کہ: عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے اور اگر ہے تو صرف تقویٰ کی بنیاد پر۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے خطبے میں سود جیسی انسان دشمن لعنت کو ختم کرنے کا اعلان کیا۔ انھوں نے انسانی بھائی چارے پر خصوصی زور دیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا خطبہ حجۃ الوداع انسانی حقوق کا عظیم ترین چارٹر ہے۔ اسلامی ریاست میں شہریوں کے حقوق کا ذیل میں احاطہ کیا گیا ہے:

1- زندگی کا تحفظ

انسانی زندگی کے تحفظ پر اسلام میں بہت کچھ کہا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں "جس کسی نے ایک انسان کو قتل کیا اس نے تمام بنی نوع انسان کو قتل کیا اور جس نے ایک انسان کی جان بچائی اس نے تمام بنی نوع انسان کو بچایا" یہ تحفظ فسادی اور قاتل کے لیے نہیں ہے۔ قاتل کو سخت ترین سزا دینے کا حکم ہے، تاکہ دوسرے عبرت حاصل کریں۔ اگر کسی شخص کی جان آنکھ، کان، ناک یا کوئی عضو کسی دوسرے شخص کے ہاتھوں ضائع ہوتا ہے تو حکم ہے کہ جان کے بدلے جان، کان کے بدلے کان، ناک کے بدلے ناک اور آنکھ کے بدلے آنکھ۔ ظالم کو صرف دنیا میں ہی سزا نہیں ملتی، وہ اگلے جہان میں بھی سزا کا مستوجب قرار پاتا ہے۔ اسلام تو کسی فرد کو خود اپنی جان لینے یعنی خودکشی کرنے کی بھی اجازت نہیں دیتا۔ خودکشی اسلام میں حرام ہے اور حرام موت مرنے والا اگلے جہان جا کر سزا بھگتے گا۔

2- آبرو کا حق

ہر خاتون اور مرد کی عزت کا تحفظ ضروری ہے۔ کوئی فرد اپنی طاقت کے بل بوتے پر کسی دوسرے فرد کی توہین کرے، اس کے عقائد کا مذاق اڑائے یا کسی عورت کی عزت و آبرو کو داغ دار کرے تو وہ سخت سزا پانے کا حق دار ہے۔ اسلام ہر فرد کو توقیر و عزت دیتا ہے۔ اسلام بہتان تراشی اور غیبت کرنے سے سخت منع کرتا ہے۔ کسی کی پیٹھ پیچھے اس کی برائی کو اپنے مردہ بھائی کے گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے۔

3- خاندان اور نکاح کا حق

اسلامی نظریے کے مطابق حضرت آدم علیہ السّلام اور حضرت حوا علیہا السّلام نے دنیا کے پہلے خاندان کی تشکیل کی۔ اسلام نے نکاح کو خاندان کی بنیاد بنایا ہے جس کی رو سے مرد اور عورت ایک پاکیزہ اور مقدس بندھن میں بندھ کر اکٹھے زندگی بسر کرتے ہیں۔ ہر مرد اور عورت کو اپنا گھر بسانے، نکاح کرنے اور اولاد کی خواہش کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ نکاح سنت رسول خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہے۔ قرآن مجید اور احادیث میں خاوند اور بیوی کے ایک دوسرے سے وابستہ حقوق کا ذکر موجود ہے۔ نکاح، طلاق، خلع اور آبائی وراثت کے بارے میں قوانین بنا کر خاندان کے ادارے کو مضبوط اور بنیادی بنایا گیا ہے۔ ماں باپ کا احترام اور بچوں سے شفقت کی تلقین کی گئی ہے۔

4- غلامی کا خاتمہ

اسلام غلامی کی نفی کرتا ہے۔ ایک انسان پر دوسرے انسان کے کنٹرول کو ناپسند کرتا ہے۔ کوئی فرد یا ادارہ کسی دوسرے فرد کو ریاستی

قانون کی اجازت کے بغیر قید میں نہیں رکھ سکتا اور نہ قانون کی مرضی کے بغیر کوئی سزا دے سکتا ہے۔ انسان کو آزادی کی نعمت سے مالا مال کرنے والے خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انسانوں کی آزادی کے حوالے سے حکمرانوں کو سخت تنبیہ کی اور کہا کہ "ماؤں نے انھیں آزاد جنا اور تم نے انھیں غلام کیسے بنا لیا۔"

5- خواتین کا مقام

اسلامی ریاست اور معاشرہ خواتین کو عزت و وقار دیتا ہے۔ انھیں ہر طرح کا تحفظ فراہم کرتا ہے۔ خواتین کی عزت و آبرو کی حفاظت کرنا اسلامی ریاست کا اہم فرض قرار پایا ہے۔ اسلام نے وراثت میں عورت کا حصہ مقرر کر کے اسے معاشی و معاشرتی طور پر اونچا مقام دیا ہے۔

6- رائے کی آزادی

اسلام میں ہر شہری کو اپنی رائے دینے، حکومت پر تنقید کرنے اور غلط فیصلوں کے خلاف احتجاج کرنے کا حق حاصل ہے۔ اسلام میں بیعت کا تصور ووٹ دینے کے مساوی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو عوامی احتساب کے لیے پیش کیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خلافت کا بوجھ اس وقت قبول کیا جب اُمتِ مسلمہ کے بہت سے ارکان مسجد میں اکٹھے ہوئے اور انھیں اپنا خلیفہ چنا۔ عوام کی رائے کو اسلام میں بڑا احترام دیا گیا ہے۔ مسلمان کو برائی سے روکنے اور نیکی کی تلقین کرنے کی نصیحت کی گئی ہے۔

7- مذہبی آزادی

اسلامی ریاست میں ہر شہری کو مذہبی آزادی ہوتی ہیں۔ حتیٰ کہ غیر مسلم کو بھی اپنے مذہب کے مطابق زندگی گزارنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ حکم باری تعالیٰ ہے کہ "دین کے امور میں کوئی جبر نہیں۔" اسلامی ریاست میں غیر مسلم اپنی عبادت گاہ تعمیر کر سکتے ہیں اور آزادی کے ساتھ اپنی عبادت کر سکتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غیر مسلموں کی عبادت گاہ میں نماز کی ادائیگی سے اسی لیے گریز کیا کہ اس طرح بعد میں آنے والے ادوار میں مسلمان ان کی عبادت گاہوں کو اپنے تصرف میں ہی نہ لے آئیں۔

8- حق جائیداد

اسلامی ریاست میں شہریوں کو جائیداد بنانے اور نجی جائیداد رکھنے کا حق دیا گیا ہے۔ انسانی زندگی کی طرح انسانوں کی جائیدادوں کی حفاظت بھی اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا "خبردار! آپ کی زندگیاں اور آپ کے مال اسی طرح قابلِ احترام ہیں جس طرح آج کا دن قابلِ احترام ہے۔"

نجی جائیداد کا حق دیتے ہوئے اسلام واضح کرتا ہے کہ یہ حلال اور جائز آمدن سے خریدی گئی ہو۔ جائیداد کی وراثت کے حوالے سے اسلام میں بڑے واضح اصول مرتب کیے گئے ہیں۔ زکوٰۃ، عشر اور وراثت کے ذریعے دولت کے ارتکاز کو روکنے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

9- سیاسی حقوق

شہریوں کو حق دیا گیا ہے کہ حکومت کی تشکیل میں حصہ لیں، حکومت کی خامیوں کی نشان دہی کریں اور حکومتی پالیسیوں میں خرابیوں کے خلاف اگر ضروری سمجھیں تو پُرامن احتجاج کریں۔ اسلام میں جمہوریت کو رائج کیا گیا ہے۔ خلیفہ کو منتخب کرنا ایک اہم اسلامی اصول ہے۔ خلفائے راشدین نے اختیارات سنبھالے تو اس میں عوامی منشا کا واضح اظہار پہلے کیا گیا تھا۔

10- معاشی حقوق

مزدور کو اسلامی ریاست عزت دیتی ہے، تحفظ دیتی ہے اور اس کے کام کی عظمت کو تسلیم کرتی ہے۔ دینِ اسلام محنت میں عظمت کے

اصول کا قائل ہے۔ وہ سارے معاشی حقوق جو جدید دور میں عوام کو دیے گئے ہیں، اسلامی نظام کے تحت ان کی یقین دہانی صدیوں پہلے کرا دی گئی تھی۔ مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دینے کا اصول حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے وضع کیا۔

11- مساوات

اسلام بغیر کوئی تمیز روا رکھے تمام افراد سے یکساں سلوک کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ عجمی و عربی اور کالے و گورے کی تمیز کے بغیر مساوات کے اصول کو اپنانا ضروری ہے۔ قانون میں تمام افراد کو مساوی درجہ دیا گیا ہے۔ قانون کی نظر میں کوئی برتر یا کم تر نہیں۔ رنگ، نسل اور ذات کی تفریق کو اسلامی ریاست میں تسلیم نہیں کیا گیا۔ مجرموں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیا جانا لازم ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ”خدا کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بھی چوری کرتیں تو میں یہی سزا دیتا۔“

شہریوں کے فرائض

(Duties of a Citizens)

حقوق کے ساتھ ساتھ شہریوں کے کچھ فرائض بھی ہیں۔ کسی کام کو درست طریقے سے انجام دینے یا مکمل کرنے کو فرض یا ذمہ داری کہتے ہیں۔ ریاست کے حوالے سے شہریوں پر درج ذیل فرائض عائد ہوتے ہیں۔ یہ فرائض ادا کر کے وہ ریاست سے حقوق کا مطالبہ کر سکتے ہے۔

1- قانون کی پابندی

شہریوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی ریاست کے قوانین کا احترام کریں۔ جب وہ قوانین پر عمل درآمد کریں گے تو باقی لوگ بھی محفوظ ہو جائیں گے۔ مثال کے طور پر اگر ایک شہری ٹریفک قوانین کی پابندی کرتا ہے تو سڑک پر جانے والے دوسرے شہری حادثات سے بچ سکتے ہیں۔ اگر تمام شہری قانون کے مطابق زندگی گزارنے لگیں تو جرائم اور خرابیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔

2- ووٹ کا صحیح استعمال

ووٹ دینا شہریوں کا حق ہے مگر ووٹ کا صحیح استعمال شہریوں کا بہت بڑا فرض ہے۔ ووٹ دیتے وقت اگر شہری قومی مفادات کو پیش نظر رکھیں تو ریاست کی ترقی کی راہیں کھل جاتی ہیں۔ اچھی حکومت کا قیام ووٹ کے صحیح استعمال کی بدولت ہی ممکن ہوتا ہے۔

3- محصولات کی ادائیگی

ریاست شہریوں کو مشترکہ طور پر ترقی کے لیے جدوجہد کرنے میں مدد دیتی ہے۔ حکومت شہریوں سے انفرادی طور پر محصولات (ٹیکس) وصول کرتی ہے۔ ان سے حاصل ہونے والی آمدن حکومت اجتماعی ترقی اور بہبود کے کاموں پر خرچ کرتی ہے۔ ریاست کے اندر سڑکوں کا جال بچھ جاتا ہے۔ ریلوے لائنیں گاڑیوں کی آمدورفت کے لیے ہزاروں کلومیٹر لمبی بچھا دی جاتی ہیں۔ ایئرپورٹ تعمیر کیے جاتے ہیں۔ ہسپتال اور سکول و کالج بنائے جاتے ہیں۔ ملکی دفاع کے لیے افواج منظم کی جاتی ہیں۔ یہ سارے منصوبے پیسے کے بغیر مکمل نہیں ہو پاتے۔ لازم ہے کہ شہری اپنے حصے کا ٹیکس دیں تا کہ قومی سطح پر بڑے بڑے منصوبے مکمل ہو سکیں۔

4- ریاست کا تحفظ

ریاست شہریوں کو بہت سی سہولتیں دیتی ہے۔ انھیں پہچان دیتی ہے، ان کی حفاظت کرتی ہے اور انھیں بنیادی ضرورتیں مہیا کرتی ہے۔ اس کا جواب شہریوں کو دینا چاہیے۔ وہ یوں کہ جب ریاست کی آزادی اور خودمختاری پر آنچ آنے کا خطرہ ہو، دشمن اپنے مکروہ عزائم لیے بیٹھا ہو تو ریاست کے شہری اس کے ایک ایک انچ کا دفاع کرنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوں۔ جان و مال کا نذرانہ پیش کریں۔

5- انتظامیہ سے تعاون

پولیس اور دوسرے سرکاری محکمے جرائم کو ختم کرنے اور مجرموں کو ٹھکانے لگانے میں مصروف ہوں تو شہریوں کا فرض ہے کہ وہ ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ انتظامیہ اور شہریوں میں رابطے اور تعاون کے بغیر مجرموں سے نپٹا نہیں جا سکتا۔ معاشرہ کے اندر پھیلی ہوئی خرابیوں کی نشان دہی کرنا ضروری ہے۔ وہ ذخیرہ اندوزوں، جوابازوں، دھوکہ بازوں، ہیروئن فروشوں اور دیگر جرائم پیشہ عناصر کی خبر پولیس کو دے کر منفی عناصر کو پکڑوا سکتے ہیں۔ سرکاری ادارے عوام سے مدد مانگتے ہیں۔ اگر ان کو مدد مل جائے تو ان کی کامیابی کے کافی امکان ہوتے ہیں۔

6- جائز آمدن کا حصول

شہری رشوت خوری، ذخیرہ اندوزی، ڈاکہ زنی، منشیات فروشی اور ایسے دیگر پیشوں سے دور رہ کر اور قانونی طور پر منظور شدہ پیشوں کو اپنا کر ریاست کو مثبت ڈگر پر ڈال سکتے ہیں۔ ناجائز آمدن سے پرہیز کر کے شہری بہت بڑی خدمت انجام دے سکتے ہیں۔

7- صحیح تناسب اطاعت

شہری بیک وقت اپنی ذات، اپنے خاندان، اپنی سیاسی جماعت اپنی ریاست اور معاشرے سے وفاداری قائم کیے ہوئے ہوتا ہے۔ اسے چاہیے کہ وہ ان تمام سے اطاعت میں تناسب کو ملحوظ رکھے۔ وہ گروہ بندی سے دور رہے۔ فرقہ بندی میں ملوث نہ ہو۔ رواداری، وطن دوستی اور انسان دوستی کا ثبوت دے۔ وہ تمام انسانوں کی بہبود کے لیے کوشاں رہے۔

مشقی سوالات

1- ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:۔

i- ایسا باشندہ جو کسی مملکت میں مستقل طور پر رہ رہا ہو، کہلاتا ہے:

(الف) فرد (ب) انسان (ج) غیر ملکی (د) شہری

ii- قدیم یونان میں ریاست کو کہا جاتا تھا:

(الف) چھوٹی ریاست (ب) ملکی ریاست (ج) شہری ریاست (د) صوبائی ریاست

iii- یونانی دور کے جن لوگوں کو سیاسی و عدالتی معاملات میں حصہ لینے کی اجازت نہیں تھی:

(الف) بیمار (ب) بے روزگار (ج) مفلس (د) غلاموں

iv- قوانین جن کے تحفظ اور ترقی کے لیے بنائے جاتے ہیں:

(الف) دکان داروں (ب) اساتذہ (ج) صنعت کاروں (د) شہریوں

v- اس کے بغیر انسان کو اچھے برے کی تمیز نہیں ہوتی:

(الف) علم (ب) موسیقی (ج) سیاحت (د) دولت

vi- " ریاست کے سیاسی وعدالتی معاملات میں حصہ لینے والے افراد کو شہری کہتے ہیں۔" شہری کی یہ تعریف جس یونانی مفکر نے کی ہے:
(الف) ارسطو (ب) افلاطون (ج) سقراط (د) ہیگل

vii- اچھے شہری کی خوبی ہے:
(الف) ذمہ داری کا احساس (ب) احساسِ کمتری (ج) تنگ نظری (د) قانون شکنی

viii- اقوامِ متحدہ معرضِ وجود میں آئی:
(الف) یکم اکتوبر 1944ء (ب) 4 دسمبر 1944ء (ج) 12 مارچ 1945ء (د) 24 اکتوبر 1945ء

ix- "افراد کی زندگی اور شخصیت کی تکمیل حقوق سے ہوتی ہے۔" یہ الفاظ جس مفکر کے ہیں:
(الف) ہالینڈ (ب) لاسکی (ج) ارسطو (د) ٹی۔ایچ۔گرین

x- بنیادی انسانی حقوق کو اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی نے انسانی حقوق کے عالمی منشور کی شکل میں منظور کیا:
(الف) 10 دسمبر 1948ء میں (ب) 10 دسمبر 1945ء میں (ج) 10 دسمبر 1943ء میں (د) 10 دسمبر 1940ء میں

2- درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:۔

i- شہری کی تعریف کریں۔

ii- شہریت کا مفہوم لکھیں۔

iii- قومیت یافتہ شہری سے کیا مراد ہے؟

iv- کسی شہری میں ضبطِ نفس کی خوبی جمہوریت کی کامیابی کے لیے بنیادی شرط کیوں ہے؟

v- حقوق العباد سے کیا مراد ہے؟

vi- شہریوں کے تین معاشی حقوق بیان کریں۔

vii- ہالینڈ نے حقوق کی کیا تعریف کی ہے؟

viii- فرض یا ذمہ داری کی تعریف کریں۔

ix- شہری کا موجودہ تصور کیا ہے؟

x- ایک شہری کے سیاسی اور معاشرتی شعور سے کیا مراد ہے؟

3- درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جواب دیں:۔

i- شہری کا مفہوم بیان کریں نیز اچھے شہری کے اوصاف کا احاطہ کریں۔

ii- شہریت کے حصول کے طریقوں کی وضاحت کریں۔

iii- حقوقِ شہریت کے سلب کیے جانے کے اسباب تحریر کریں۔

iv- اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کے اعلامیہ کے تحت شہریوں کو ملنے والے حقوق کا جائزہ لیں۔

v- شہریوں کے فرائض بیان کریں۔

vi- اسلامی ریاست میں شہریوں کو عطا کیے گئے حقوق کی وضاحت کریں۔